استغفار و تعوّذ

فضائل فوائد و ثمرات

قرآن و حدیث کی روشنی میں





استغفار و تعوّذ

فضائل فوائد و ثمرات

قرآن و حدیث کی روشنی میں



دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس:22743 الریاض:11416 سعودی عرب

فون:00966 1 4043432-4033962 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون:00966 1 4614483 فیکس:4644945 • الملز فون:00966 1 4735220 فیکس:4735221
• سویدی فون:00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس:00966 1 2860422

جدہ فون:00966 2 6879254 فیکس:6336270 مدینہ منورہ فون:00966 4 8234446,8230038 فیکس:04 8151121

الخبر فون:00966 3 8692900 فیکس:00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس:00966 7 2207055

ینبع البحر فون:0500887341 فیکس:8691551 قصیم (بریدہ) فون:0503417156 فیکس:00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون:001 718 625 5925 • ہیوسٹن:001 713 722 0419 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون:001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون:0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دارالسلام انٹرنیشنل:0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون:00971 6 5632623 فیکس:5632624 فرانس فون:0033 01 480 52928 فیکس:0033 01 480 52997

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون:0091 44 45566249 موبائل:0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون:0091 22 2373 4180
• ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون:0091 40 2451 4892 موبائل:0091 98493 30850 • [illegible] فون:0091 44 42157847

سری لنکا • دارالکتاب فون:0094 115 358712 • دارالایمان ٹرسٹ فون:0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36-لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون:0092 42 373 240 34,372 400 24,372 32 4 00 فیکس:042 373 540 72

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون:0092 42 371 200 54 فیکس:042 373 207 03

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان:2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون:0092 42 356 926 10

کراچی مین طارق روڈ، ڈاملن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون:0092 21 343 939 36 فیکس:0092 21 343 939 37

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ورچ سنٹر:0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

استغفار و تعوّذ

فضائل، فوائد و ثمرات

قرآن و حدیث کی روشنی میں

حافظ محمد قمر حسن • قاری طارق جاوید عارفی



استغفار





تعوذ





عرض ناشر

دنیا میں رہنے والے ہر انسان کی دو خواہشیں ضرور ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اسے امن و راحت اور اسباب زندگی فراوانی سے میسر ہوں۔ دوسرے یہ کہ یہ سب کچھ اس کے پاس محفوظ رہے۔ کوئی اسے نقصان نہ پہنچا سکے۔ ان خواہشوں کے حصول کی خاطر ہر انسان مقدور بھر کوشش بھی کرتا اور متعدد ذرائع بھی بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر اوقات اس کی یہ خواہشات تشنہ تکمیل رہتی ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب بڑا آسان اور سادہ سا ہے۔ انسان اللہ کا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے صرف اور صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے اور ساری زندگی اسی کے احکام کے ماتحت گزارنے کا حکم دیا ہے۔ جب تک بندہ اس الٰہی ایجنڈے پر عمل پیرا رہتا ہے، رحمانی فیوض و برکات اس پر سایہ فگن رہتے ہیں۔ اور جب بندہ ان احکام الٰہیہ سے سرتابی کرتا ہے تو وہیں سے اس کے زوال کا آغاز ہو جاتا ہے اور زمین اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ پڑ جاتی ہے۔ یہ تباہی اور تنزل اس کے گناہوں کا شاخسانہ ہوتا ہے کہ اس کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رب اس سے ناراض ہو گیا ہے۔ لہٰذا اگر وہ پھر سے پہلے جیسے حالات کا متمنی ہے تو اسے توبہ و استغفار کو اپنانا ہوگا۔ توبہ و استغفار ان فیوض و برکات کے حصول کا ضامن ہے۔ لہٰذا انسان کو کبھی اس سے تہی دامن اور غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اور ایسا تبھی ممکن ہے جب انسان توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت، اس



کے اوقات و آداب، فوائد و ثمرات اور مسنون الفاظ و کلمات سے اچھی طرح واقف ہو۔ اس کتاب کا مطالعہ ان تمام باتوں سے آپ کو آگہی فراہم کرے گا۔

دوسری طرف شیطان آپ کا بدترین اور ازلی دشمن ہے۔ اس کا مشن ہی آپ کو خسارے سے دوچار کرنا ہے۔ لیکن آپ بڑی آسانی سے اس سے بچاؤ اختیار کر سکتے ہیں۔ آپ کو صرف اللہ سے مدد مانگنا ہے اور اس کی پناہ میں آنا ہے۔ اسے تعوذ کہتے ہیں۔ تعوذ، شیطان سے مقابلہ کے لیے سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔ جو شخص اس ہتھیار سے لیس ہو، شیطان اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ بلکہ الٹا اسے اپنی ناکامی اور رسوائی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ شیطان سے مقابلے کا مؤثر ہتھیار آپ کے ہاتھوں میں تھمانے کے لیے ہم تعوذات کا گراں مایہ ذخیرہ آپ کے سپرد کر رہے ہیں۔ اس ذخیرے میں تعوذ سے متعلق آپ کی مطلوبہ تمام معلومات میسر ہیں۔ تعوذ کیا ہے؟ تعوذ کی اہمیت و فضیلت، تعوذ کی قرآنی دعائیں، تعوذ کی نبوی دعائیں اور تعوذ کے مستحب اوقات اس کے اہم عناوین ہیں۔ اس طرح شیطانی مکروفریب کا مقابلہ کر کے خود کو اور تمام دینی و دنیاوی معاملات کو محفوظ و مامون بنانے کا یہ بڑا آسان اور تیر بہدف نسخہ ہے۔ اس نسخۂ کیمیا کو حرز جاں بنائیے اور دنیا و آخرت کی راحتوں اور سعادتوں کے مزے اڑائیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام لاہور، الریاض

جولائی 2013ء





استغفار، ضرورت واہمیت

آدمی کو دنیا میں رہتے ہوئے جا بجا مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ رہگزار حیات میں سفر کرتے ہوئے وہ مصائب کی کڑی دھوپ میں جلتا ہے۔ غم واندوہ کی تاریکیوں میں بھٹکتا اور حزن و ملال کے گہرے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔

دور جدید کا انسان زندگی کی الجھنوں میں الجھتا اور پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ وہ خوشی کا متلاشی رہتا ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں خوشی کا پہلو ڈھونڈتا ہے۔ تاہم وہ بچی خوشی سے محروم رہتا ہے۔ صحرائے حیات میں سفر کرتے ہوئے نخلستان امید اسے دکھائی نہیں دیتا۔

اس سلسلے میں تین باتیں مسلمان و اہل ایمان سے ایسی کہی گئی ہیں جو اس کی ڈھارس بندھاتی اور اس کے قلب کو طمانیت اور خوشی سے آشنا کرتی ہیں۔

- پہلی تسلی بخش بات تو یہ ہے کہ مسلمان کی زندگی میں پیش آنے والی مصائب و مشکلات اس کے بعض گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ»

"بندۂ مومن کو جو بھی دکھ درد، مرض اور رنج وغم لاحق ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ

کانٹا بھی جو اسے چبھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی کچھ خطائیں معاف کر دیتا ہے۔'' [1]

ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ»

''جو بھی شے مومن کو لاحق ہوتی ہے اس کے بدن میں، جو اسے ایذا دیتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی کچھ برائیاں معاف کر دیتا ہے۔'' [2]

رسول اللہ ﷺ نے ایک اور موقع پر فرمایا:

«إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا»

''جب بندے کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور اس کی کوئی نیکی ان گناہوں کا کفارہ بننے کو نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ ان گناہوں کا کفارہ بن جائے۔'' [3]

- انسانی زندگی کی عام مصائب و مشکلات کا باعث یہی گناہ ہوتے ہیں لیکن اس سلسلے کی دوسری اطمینان بخش بات یہ ہے کہ بہت تھوڑے گناہ ہیں جن کی پاداش میں مصائب و مشکلات آتی ہیں۔ زیادہ تر گناہ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معاف فرما

---

[1] صحيح البخاري، حديث: 5642، ومسند أحمد: 2/303 و3/19. [2] مسند أحمد: 4/98.
[3] (ضعيف) مسند أحمد: 6/157، والسلسلة الضعيفة، حديث: 2695.





دیتا ہے۔ اس کا ارشاد عالی ہے:

﴿ وَمَآ أَصَٰبَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ۝ ﴾

''اور تمھیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمھارے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے (پہنچتی ہے)، اور بہت سی باتوں سے تو وہ درگزر ہی فرماتا ہے۔''[1]

اگر وہ تمام گناہوں کی پکڑ کرنے لگے تو روئے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ بچے۔ فرمایا:

﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُوا۟ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرًۢا ۝ ﴾

''اور اگر اللہ لوگوں کو اس وجہ سے پکڑتا جو انھوں نے کمایا تو وہ اس (زمین) کی پشت پر چلنے والا کوئی جاندار نہ چھوڑتا، لیکن وہ انھیں ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دیتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا (تو وہی انھیں سزا دے گا) یقیناً اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔''[2]

مزید فرمایا:

﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَـْٔخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ ﴾

''اور اگر اللہ لوگوں کے ظلم پر ان کا مؤاخذہ کرے تو اس (زمین) پر کوئی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑے، لیکن وہ ایک مقررہ وقت تک انھیں ڈھیل دیتا ہے، پھر جب ان کا مقررہ وقت آپہنچتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی آگے

[1] الشورٰی 30:42. [2] فاطر 45:35.



پیچھے نہیں ہو سکتے۔''[1]

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ»

''اے میرے بندو! یہ تمھارے ہی تو اعمال ہیں جنھیں میں تمھارے لیے شمار کرتا ہوں۔ پھر تمھیں ان کا پورا بدلہ دے دیتا ہوں۔ سو جو بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے سوا (کچھ اور) پائے، وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔''[2]

گناہ آدمی کو مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ اسے پریشانیوں میں ڈالتے ہیں۔ یہی گناہ بعض دفعہ اسے تباہ و برباد کر ڈالتے ہیں۔

- تیسری مسرت انگیز بات مسلمان کو یہ بتائی گئی ہے کہ گناہوں کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کا تدارک ممکن ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی توبہ و استغفار کی راہ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے معافی چاہے اور گناہوں کے بد اثرات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے۔ جو آدمی حالات کی تنگی کا شکار ہے اس کے لیے سنگین حالات کے شکنجے سے نجات پانے کا یہی ایک کارگر نسخہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ»

---

① النحل 16:61۔ ② صحیح مسلم، حدیث: 2577۔



''جو آدمی کثرت سے استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر رنج سے راحت اور ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔''①

- یوں استغفار اس مریض کے لیے دوائے شافی ہے جو گناہوں کی بیماری میں مبتلا ہے۔
- یا اس شخص کے لیے سفینۂ نجات ہے جو معصیتوں کے غلیظ جوہڑ میں غوطے کھاتا ہے۔
- استغفار اس خستہ حال آدمی کے لیے خوشحالی کا پیغام ہے جس کی کمر مصائب و مشکلات اور آفات و آلام نے توڑ ڈالی ہے۔
- جو شخص رنج و غم کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، استغفار اس کے لیے حزن و ملال سے سبکدوشی کا مژدۂ جاں فزا ہے۔
- یا اس بے بس آدمی کے لیے راہ کشادہ ہے جس کے لیے زمین تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ پڑ گئی ہے۔
- وہ مایوس شخص جو اپنے آپ سے اکتا گیا ہے اور وہ پریشانی کے باعث تنگدلی کا شکار رہتا ہے، استغفار اس کی مایوسی اور پریشانی دور کر کے اسے نئی زندگی عطا کرتا اور فراخدلی سے آشنا کرتا ہے۔
- استغفار ہر اس آدمی کی گمشدہ متاع ہے جو سچی خوشی ڈھونڈتا پھرتا ہے لیکن اسے نہیں پاتا۔
- یہ ہر اس شخص کے لیے آسودہ حالی کی نوید ہے جو مالی طور پر تنگدستی کا شکار رہتا ہے۔

---

① (ضعیف) مسند أحمد: 248/1، و سنن ابن ماجه، حدیث: 3819.



- وہ بے اولاد شخص جو اولاد کی تمنا کرتا ہے، استغفار کرنے سے اسے اولاد ملتی ہے۔
- وہ مریض جو کسی دیرینہ بیماری کا شکار ہے اور زندگی سے مایوس ہو گیا ہے، استغفار اس کے لیے شفایابی اور تندرستی کا سندیسا لاتا ہے۔
- ان تمام پریشان حال افراد کے دکھ درد کا درماں ہے، استغفار۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"اس شخص کے لیے سعادت ہے جو اپنے اعمالنامے میں بہت استغفار پاتا ہے۔"[1]

[1] سنن ابن ماجہ، حدیث: 3818.





استغفار، قرآن مجید کی روشنی میں

استغفار اور مغفرت و بخشش کن الفاظ میں مانگی جائے؟ اس حوالے سے سب سے بہترین الفاظ اور کلمات وہ ہیں جو قرآن مجید میں مختلف انبیائے کرام علیہم السلام یا دیگر صالحین کے حوالے سے منقول ہیں۔ پھر وہ دعائیں ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ نے بطور استغفار اختیار کیا ہے یا ان کے ذریعے استغفار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ہم سب سے قبل قرآنی دعائیں ذکر کریں گے اور اس کے بعد نبوی دعائیں ذکر کریں گے۔

استغفار کی قرآنی دعائیں:

- ابوالبشر سیدنا آدم اور اماں حوا علیہما السلام سے غلطی سرزد ہوئی تو انھوں نے ان الفاظ میں استغفار کیا:

1 ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ﴾

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا، اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور تو نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو یقینا ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''[1]

- حضرت نوح علیہ السلام نے ان الفاظ میں اللہ کے حضور استغفار کیا:

---

[1] الأعراف 23:7.

② ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾

"میرے رب! تو میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور (ہر) اس شخص کی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور مومنین اور مومنات کی (بھی مغفرت فرما)۔"[1]

□ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مختلف مواقع پر اللہ کے حضور ان الفاظ میں بخشش و معافی کے طالب ہوئے:

③ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾

"اے ہمارے رب! جس دن حساب قائم ہوگا اس دن مجھے، میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو معاف فرمانا۔"[2]

④ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

"اے ہمارے رب! تو ہمیں ان لوگوں کے لیے فتنہ (آزمائش) نہ بنا جنھوں نے کفر کیا، اور ہمیں بخش دے، اے ہمارے رب! بے شک تو ہی بڑا زبردست، خوب حکمت والا ہے۔"[3]

⑤ ﴿وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

---

① نوح 28:71. ② إبراهيم 41:14. ③ الممتحنة 5:60.





''اور ہم پر توجہ فرما، بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔''[1]

- حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لیے استغفار کرتے ہوئے یوں دعا کی:

6 ﴿ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝﴾

''اللہ تمھاری مغفرت کرے اور وہ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''[2]

- حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ان الفاظ میں اللہ تعالی سے معافی کے طلبگار ہوتے ہیں:

7 ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔''[3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''جس مسلمان نے بھی ان الفاظ کے ساتھ کسی معاملے کے لیے دعا مانگی تو اللہ تعالی نے اسے قبول فرمایا ہے۔''[4]

- حضرت موسیٰ علیہ السلام متعدد مواقع پر معافی کے حصول کے لیے ان الفاظ میں بارگاہ ایزدی میں التجا پرداز ہوئے:

---

① البقرۃ 2:128۔ ② یوسف 12:92۔ ③ الانبیاء 21:87۔ ④ جامع الترمذي، حدیث: 3505۔

⑧ ﴿رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ﴾

''اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، لہٰذا تو میری مغفرت فرما۔''①

⑨ ﴿اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ﴾

''تو ہی ہمارا کارساز ہے، لہٰذا ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔''②

⑩ ﴿سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

''(اے اللہ!) تو پاک ہے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا مومن ہوں۔''③

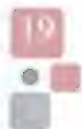
⑪ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾

''اے میرے رب! تو مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب مہربانوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''④

▫ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ کے حکم سے جو عمالقہ کی بستی میں داخل ہوتے وقت اس کلمے کے ساتھ استغفار کرنے کا حکم دیا تھا:

⑫ ﴿حِطَّةٌ﴾

① القصص 16:28. ② الأعراف 155:7. ③ الأعراف 143:7. ④ الأعراف 151:7





''(اے اللہ!) ہمیں بخش دے۔''[1]

◘ فرعون کی قوم کے جادوگر ایمان لانے کے بعد اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے اللہ کے حضور یوں دعا گو ہوئے:

⑬ ﴿ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴾

''بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمیں بخش دے ہماری خطائیں اور وہ جادو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا، اور اللہ بہت بہتر اور وہی باقی رہنے والا ہے۔''[2]

⑭ ﴿ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾

''بے شک ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے گا، اس لیے کہ ہم پہلے ایمان لانے والے ہیں۔''[3]

◘ بنی اسرائیل میں سے بچھڑے کی پرستش کرنے والوں نے اپنی گناہوں کی معافی کے لیے یوں دعا کی تھی:

⑮ ﴿ لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾

''اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو ہم ضرور خسارہ پانے

---

① البقرة 58:2. ② طٰهٰ 73:20. ③ الشعراء 51:26.

والوں میں (شامل) ہو جائیں گے۔''[1]

حضرت سلیمان علیہ السلام مغفرت اور بادشاہت کے حصول کے لیے اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض پرداز ہوئے:

(16) ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ﴾

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اور مجھے ایسی بادشاہی عطا کر کہ وہ میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو، بلاشبہ تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔''[2]

ملکۂ سبا (بلقیس) نے اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے یوں معافی مانگی اور اسلام قبول کرلیا:

(17) ﴿ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

''اے میرے رب! بے شک (اب تک سورج کی عبادت کر کے) میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اور (اب) میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی فرماں بردار ہوگئی ہوں۔''[3]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے امتیوں کی معافی کے لیے یوں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی:

(18) ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾

---

[1] الأعراف 149:7. [2] صٓ 35:38. [3] النمل 44:27.



''اگر تو انھیں عذاب دے تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انھیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب ہے، بڑی حکمت والا ہے۔''①

▫ بعض سابق انبیائے کرام ﷺ اور ان کے پیروکاروں نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا:

⑲ ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴾

''ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں ہم سے جو زیادتیاں ہوئیں وہ معاف کر دے۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''②

▫ حاملین عرش اور ان کے گرد رہنے والے فرشتے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے اہل ایمان کی بخشش کی دعا کرتے:

⑳ ﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴾

''اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور (اپنے) علم سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے، لہٰذا تو ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی پیروی کی، اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''③

▫ نبی کریم ﷺ کو ان الفاظ میں بخشش و معافی طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

① المآئدة 5:118. ② آل عمرٰن 3:147. ③ المؤمن 40:7.

㉑ ﴿ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

"اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اور (مجھ پر) رحم فرما، اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔" ①

روز قیامت نبی کریم ﷺ اور آپ کے امتی ان الفاظ میں دعا کریں گے:

㉒ ﴿ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

"اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہماری مغفرت فرما، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔" ②

▪ اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندے کن الفاظ میں اپنے رب کے حضور معافی کے طالب ہوتے ہیں یا لوگوں کو کن الفاظ میں اپنے خالق کے سامنے معافی کی درخواست پیش کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لیے بعض اہل اللہ کی دعائیں یوں ذکر کی ہیں:

㉓ ﴿ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، لہٰذا تو ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم کر، اور تو ہی سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔" ③

㉔ ﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

---

① المؤمنون 118:23. ② التحريم 8:66. ③ المؤمنون 109:23.



"اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے، پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"[1]

25 ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝﴾

"اے ہمارے رب! پھر ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کر۔"[2]

26 ﴿غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝﴾

"اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔"[3]

27 ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾

"اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔"[4]

---

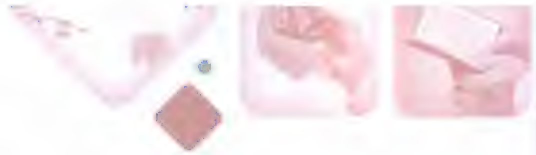
1. آل عمرٰن 16:3، 2. آل عمرٰن 193:3، 3. البقرۃ 285:2، 4. الحشر 10:59.

(28) ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

''اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''[1]

---

[1] البقرة 2:286.



ہم تو مائل بہ کرم ہیں!

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد عالی (جسے حدیث قدسی کہتے ہیں) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے اسے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

«يَاعِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا»

''اے میرے بندو! بلا شبہ میں نے اپنے اوپر ظلم حرام قرار دیا ہے اور اسے تمھارے درمیان بھی حرام ہی قرار دیا ہے، اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

يَاعِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ،

اے میرے بندو! تم سبھی گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں تو مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔

يَاعِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ،

اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، تو مجھ سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھلاؤں گا۔

يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ،

اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک عریاں ہے سوائے اس کے جسے میں پہناؤں، تو مجھ سے پہناوا مانگو، میں تمھیں پہناؤں گا۔

يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ.

اے میرے بندو! بلاشبہ تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے معافی چاہو، میں تمھیں معاف کروں گا۔

يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي.

اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور تم میرے فائدے کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے فائدہ دو۔

يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا.

اے میرے بندو! تمھارے اگلے اور پچھلے (تمام) جن و انس تم میں سے ایک انتہائی متقی آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کسی شے کا اضافہ نہیں ہوگا۔

يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا.



اے میرے بندو! تمھارے اگلے اور پچھلے (تمام) جن و انس تم میں سے ایک انتہائی فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کسی شے کی کمی نہیں ہوگی۔

يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ.

اے میرے بندو! تمھارے اگلے اور پچھلے (تمام) جن و انس اگر ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں، پھر میں ہر انسان کو اس کی حاجت عطا کروں (اس کی ضرورت پوری کردوں) تو یہ امر میرے پاس موجود (خزانوں) میں اتنی بھی کمی نہیں کرے گا جتنی کمی سوئی کرتی ہے جب اسے سمندر میں ڈالا جائے۔

يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

اے میرے بندو! یہ تمھارے ہی تو اعمال ہیں جنھیں میں تمھارے لیے شمار کرتا ہوں۔ پھر میں تمھیں ان کا پورا بدلہ دے دیتا ہوں۔ تو جو شخص بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے۔ اور جو اس کے سوا پائے، وہ صرف خود کو ملامت کرے۔"

سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو فرط عقیدت سے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان حدیث میں اپنی رب العالمینی کا اظہار کیا اور اپنی بے پایاں رحمت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس کی رحمت کا ہی مظہر ہے کہ وہ بلا امتیاز لوگوں کی جملہ ضروریات کا بندوبست کرتا ہے۔ وہی ان کے کھانے پینے کا اور لباس کا بندوبست کرتا ہے۔ وہ ان کی تمام چھوٹی بڑی ضروریات پوری کرتا ہے۔ یوں اس نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتیں بھی اس کے حضور پیش کریں تاکہ وہ انھیں پورا کرے۔ حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ زمین و آسمان کے تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اگر وہ اگلے پچھلے تمام لوگوں کو عطا کرتا رہے تو بھی اس کے خزانوں میں ذرہ بھر کمی نہیں آتی۔ جس طرح سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالی جائے تو سمندر کے پانی میں قطرہ بھر کمی نہیں آتی۔

انسان خطائیں کرتے ہیں۔ ان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ یوں ان کی ایک بہت بڑی ضرورت یہ بھی ہے کہ ان کی خطائیں معاف کر دی جائیں۔

گناہوں کا بوجھ ان کے کندھوں پر سے اتار دیا جائے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ زمین پر بسنے والی دونوں عاقل مخلوقیں، یعنی جن و انس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں

---

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2577.





مخلوقوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ شرط یہ عائد کی ہے کہ وہ اس کے حضور گناہوں کی معافی چاہیں۔ اگر وہ اس سے معافی چاہیں گے تو وہ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔

یہ بھی فرمایا کہ تمھیں اچھے بُرے جیسے بھی حالات پیش آ جائیں وہ تمھارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اگر تمھیں بہتر حالات پیش آتے ہیں تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمھیں معاف فرما دیا۔ اگر برے حالات پیش آتے ہیں تو خود کو ملامت کرو، خود کو قصوروار ٹھہراؤ کہ تمھاری بداعمالیوں کا نتیجہ یہی تھا۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو اگر بُرے حالات اور مشکلات سے واسطہ پڑے تو اسے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔

استغفار، احادیث نبویہ کی روشنی میں

توبہ و استغفار اور گناہوں کی بخشش مانگنے کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے متعدد دعائیں مروی ہیں۔ ان سب کا یہیں ذکر ممکن نہیں، ہم ان میں سے اہم اور ضروری دعاؤں کا ذکر کرتے ہیں:

استغفار کی نبوی دعائیں

1 أَسْتَغْفِرُ اللهَ

''میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔''[1]

2 سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

''پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔''[2]

3 رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ

---

① صحیح مسلم، حدیث: 591. حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کرتے۔ اس حدیث کے راوی ولید کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ کیسے استغفار کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ أستغفر الله پڑھا کرتے تھے۔ ② صحیح البخاري، حدیث: 794، و صحیح مسلم: 484.





''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے۔''[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مجلس میں سو مرتبہ (یہی مذکورہ بالا) استغفار کہتے ہوئے شمار کرتے تھے۔

4 أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

''میں معافی چاہتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ زندہ ہے، سب کو سنبھالنے والا، اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''[2]

حضرت زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ فرمان عالی بیان کرتے ہیں کہ جو شخص یہ (مذکورہ بالا) کلمات پڑھتا ہے، اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ اس نے میدانِ جہاد سے بھی راہِ فرار اختیار کی ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

5 سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

''پاک ہے اللہ اپنی تعریف کی ساتھ، میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور اس

---

[1] سنن أبي داود، حديث: 1516، و سنن ابن ماجه، حديث: 3814. محدث البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [2] سنن أبي داود، حديث: 1517، و جامع الترمذي، حديث: 3577. محدث البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"[1]

6 **أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ**

"میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک دن میں ستر سے زائد بار اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

سید الاستغفار: یہ استغفار کے سب سے افضل کلمات ہیں:

7 **اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّآ أَنْتَ**

"اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں قائم ہوں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر، جہاں تک میں طاقت رکھتا ہوں۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا۔ میں اقرار کرتا ہوں اپنے آپ پر تیری نعمت کا اور اعتراف کرتا ہوں اپنے گناہ کا۔ پس تو مجھے معاف کر دے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص دن میں یقین سے یہ کلمات پڑھے اور اسی روز شام

---

[1] صحیح مسلم، حدیث: 484. [2] صحیح البخاري، حدیث: 6307، و صحیح مسلم، حدیث: 2702.





ہونے سے پہلے وفات پا جائے، وہ اہل جنت میں سے ہے۔ اور جو رات میں یقین سے یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے وفات پا جائے، وہ اہل جنت میں سے ہے۔''[1]

8 اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

''اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا، بڑا فیاض وسخی ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے۔''[2]

9 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي، وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي

''یا الٰہی! میری غلطیاں، نادانیاں، اپنے معاملے میں تمام زیادتیاں اور میرے وہ گناہ جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، معاف فرما دے۔ یا اللہ! جو گناہ میں نے ہنسی مذاق میں کیے یا دانستہ طور پر کیے، یا بھول چوک میں ہوئے یا جان بوجھ کر کیے، الغرض یہ سب میری ہی طرف سے ہوئے، سب کو بخش دے۔''[3]

10 اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

① صحيح البخاري، حديث: 6306. ② جامع الترمذي، حديث: 3513، وسنن ابن ماجه، حديث: 3850، ومسند أحمد: 6/171، 182. ③ صحيح البخاري، حديث: 6398، و صحيح مسلم، حديث: 2719.

"یا الٰہی! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، لہٰذا تو اپنی جناب سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو ہی بڑا بخشنے والا، انتہائی مہربان ہے۔"[1]

11 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ، وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ إِلٰى حُبِّكَ

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیاں کرنے کا، برائیاں چھوڑنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرمائے۔ اگر تیرا کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ ہو تو مجھے آزمائش سے بچا کر موت دے دینا اور میں تجھ سے تیری محبت اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ہر اس عمل کی محبت مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔"[2]

12 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

---

① صحيح البخاري، حديث: 834، وصحيح مسلم، حديث: 2705. ② مسند أحمد 243/5، وجامع الترمذي، حديث: 3235، والمستدرك للحاكم 521/1. امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے، نیز فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل، یعنی امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کے آخر میں نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے: "اسے یاد رکھو اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاؤ۔"



"یاالٰہی! میرے گناہ معاف فرما دے، میرے لیے میرا گھر کشادہ کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔"①

13 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ يَا أَللّٰهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. أَنْ تَغْفِرَلِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

"یاالٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، یاالٰہی! اس لیے کہ تو واحد ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ (میں سوال کرتا ہوں) کہ تو میرے گناہ بخش دے، یقیناً تو خوب بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔"②

14 اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ . اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ

"یاالٰہی! مجھے گناہوں اور غلطیوں سے پاک کر دے۔ یاالٰہی! مجھے ان سے اس طرح صاف شفاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ یاالٰہی! مجھے پاک صاف کر دے (میرے گناہوں کو) برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے دھو کر۔"③

15 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا

---

① مسند أحمد 4/63، وصحيح الجامع 1/271، 272 (1265)، ② سنن النسائي، حديث: 1302، ومسند أحمد: 4/338. ③ سنن النسائي، حديث: 402.

عَمْدِيْ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ

''یا الٰہی! میرے پوشیدہ اور علانیہ، جو میں نے بھول چوک میں کیے یا جانے بوجھے کیے، جنھیں میں جانتا ہوں اور جن کا مجھے پتہ نہیں چل سکا، تمام گناہ معاف فرما دے۔''[1]

16 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے آرام و عافیت سے بہرہ ور فرما اور میں روز قیامت (میدان حشر میں) کھڑے ہونے کی تنگی سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''[2]

17 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

''یا الٰہی! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''[3]

18 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ

---

① المستدرك للحاكم: 1/510، ومسند أحمد: 4/444. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الإصابہ میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ ② سنن ابن ماجه، حديث: 1356، وسنن أبي داود، حديث: 766، وسنن النسائي، حديث: 1618. ③ صحيح مسلم، حديث: 2697، وسنن أبي داود، حديث: 832. صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے (ایک اعرابی سے) فرمایا تھا: ''یہ کلمات تیرے لیے تیری دنیا و آخرت جمع کر دیں گے۔'' ابوداود کے الفاظ ہیں کہ جب وہ اعرابی کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اپنے ہاتھ خیر سے بھر لیے ہیں۔''



شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

"الٰہی! میں تجھ سے معاملے کی مضبوطی اور ہدایت کی پختگی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے سامان کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری نعمت کا شکر کرنے اور تیری بہترین عبادت کرنے (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے سلامتی والے دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے وہ خیر و بھلائی مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور اس برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جنھیں تو جانتا ہے، بلاشبہ تو ہی چھپی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔"[1]

19 رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ

"میرے پروردگار! روز جزاء میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔"[2]

---

① مسند أحمد: 125/4، و جامع الترمذي، حديث: 3407، و سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 3228، و المعجم الكبير للطبراني، حديث: 7138 واللفظ له. ② صحيح مسلم، حديث: 214. نبی کریم ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابن جدعان! جاہلیت کے دور میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا، کیا یہ اعمال اسے فائدہ دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا: میرے پروردگار روز جزاء میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔"

20 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاَدْخِلْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا

''اے اللہ! مجھے بخش دے۔ اے اللہ! روز قیامت مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں کے اوپر کر دے، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور قیامت کے دن مجھے باعزت مقام میں داخل فرما۔''[1]

21 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ، وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ

''الٰہی! میرے گناہ معاف فرما دے اور میرے دل کے غصے کو نکال باہر کر اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما۔''[2]

22 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ

''اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما دے، چھوٹے اور بڑے، پہلے اور بعد والے، ظاہر اور پوشیدہ۔''[3]

---

① صحيح البخاري، حديث: 4323، وصحيح مسلم، حديث: 2498. ② یہ دعا نبی کریم ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں کی گئی اس دعا سے ماخوذ ہے: ''الٰہی! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے غصے کو نکال باہر کر اور اسے گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما۔'' (الأربعين في مناقب أمهات المؤمنين، ص: 85، و عمل اليوم والليلة لابن السني، حديث: 457) ابن السنی کی ایک دوسری روایت میں ''اسے گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما'' کے بجائے ''اسے شیطان سے محفوظ فرما'' کے الفاظ ہیں۔ ③ صحيح مسلم، الصلاة، باب مايقال في الركوع والسجود؟ حديث: 483.





23 رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ

”اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔ اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔“[1]

[1] سنن أبي داود، الصلاة، باب مايقول الرجل في ركوعه وسجوده؟ حديث: 874

وہ اوقات و مواقع جن میں استغفار کرنا مستحب ہے

عبادات کی انجام دہی کے بعد

عبادات کی انجام دہی کے بعد استغفار کرنا اس لیے مستحب ہے کہ عبادات کی ادائیگی میں کمی وکوتاہی ہو جاتی ہے۔ استغفار اس کمی وکوتاہی کا کفارہ بن جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

''پھر جہاں سے سب لوگ لوٹیں وہیں سے تم بھی لوٹو اور اللہ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔''[1]

وقت سحر

اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں کی تعریف کی ہے جو وقت سحر اس سے معافی کا سوال کرتے ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾

''اور سحری کے اوقات میں بخشش طلب کرنے والے ہیں۔''[2]

---

① البقرۃ 199:2. ② آل عمران 17:3.



مجلس کے اختتام پر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے اور وہاں وہ بہت غل اٹھاتا اور شور شرابا کرتا ہے، پھر وہ مجلس میں سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھتا ہے تو مجلس میں اس سے جو کچھ سرزد ہوا تھا وہ معاف کر دیا جاتا ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

''پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کی ساتھ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''[1]

مرنے والے کے لیے دعائے مغفرت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی تدفین سے فراغت پا لیتے تو وہیں ٹھہرتے اور فرماتے:

«اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ»

''اپنے بھائی کے لیے مغفرت مانگو اور اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اب اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔''[2]

---

[1] جامع الترمذي، حديث: 3433، محدث البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [2] سنن أبي داود، حديث: 3221، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

استغفار کے فوائد و ثمرات

- استغفار کرنے سے حکم الٰہی کی تعمیل ہوتی ہے۔
- استغفار کرنے سے رزق میسر آتا اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔
- استغفار جنت میں داخلے کا پروانہ ہے۔
- استغفار کرنے سے گناہ معاف ہوتے اور خطائیں مٹ جاتی ہیں۔
- استغفار مرنے کے بعد آدمی کے درجات کی بلندی کا باعث ہے۔
- استغفار کرنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔
- استغفار کرنے سے دل کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔
- استغفار کرنے سے بے اولادوں کو اولاد ملتی ہے۔
- استغفار کرنے سے صحت و تندرستی قائم رہتی ہے اور انسان اپنی جسمانی و روحانی قوتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت دیکھیے۔ اس میں استغفار کے فوائد بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝﴾





''چنانچہ میں نے (نوح علیہ السلام) کہا: تم اپنے رب سے استغفار کرو۔ بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور تمھیں مال اور بیٹوں سے بڑھائے گا۔ اور تمھارے لیے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔''[1]

- حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے متعلق مروی ہے کہ ان سے آکر کسی نے قحط سالی کی شکایت کی تو انھوں نے اسے استغفار کی تلقین کی۔
کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی، اسے بھی انھوں نے یہی نسخہ بتایا۔
ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا، اسے بھی فرمایا: استغفار کر۔
ایک شخص نے عرض کی: میرے گھر اولاد نہیں ہوتی، اسے بھی کہا: اپنے رب سے استغفار کر۔
کسی نے جب ان سے کہا کہ سب کو آپ نے استغفار ہی کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کر کے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے یہ بات نہیں کی۔ یہ وہ نسخہ ہے جو ان سب باتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔

- استغفار بھی ذکر الٰہی ہے، اور ذکر الٰہی اطمینان قلب کا باعث ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴾

''آگاہ رہو! اللہ کے ذکر ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔''[2]

[1] نوح 71:10-12. [2] الرعد 13:29.

استغفار کی افادیت کے متعلق اسلاف کے اقوال

- حضرت لقمان رحمہ اللہ نے اپنے فرزند سے فرمایا:

"پیارے بیٹے! کچھ گھڑیاں ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کسی سائل کو نامراد نہیں لوٹاتا، اس لیے استغفار کثرت سے کیا کرو۔"[1]

- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ہمارے لیے عذاب سے دو طرح کی امان تھی۔ ایک امان تو رخصت ہوئی۔ وہ تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے درمیان موجودگی۔ دوسری امان استغفار ہے جو ابھی ہمارے ساتھ ہے۔ یہ بھی چلی گئی تو ہم تو تباہ ہو جائیں گے۔"[2]

- حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے:

"اپنے گھروں میں، دستر خوانوں پر، راستوں میں، بازاروں میں اور اپنی مجلسوں میں کثرت سے استغفار کیا کرو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کب معافی ملتی ہے۔"[3]

- حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي: 389/2، حديث: 1120. [2] مسند أحمد (الموسوعة الحديثية): 393/4. [3] التوبة لابن أبي الدنيا، رقم: 151.







"یہ قرآن تمھیں تمھاری بیماری اور اس کے علاج سے آگاہ کرتا ہے۔ تمھاری بیماری تو گناہ ہیں اور ان کا علاج استغفار ہے۔"[1]

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي:9/347، حديث:6745.



استغفار کے فوائد و ثمرات سچے واقعات کی روشنی میں

خوشحالی در آئی

میں تیس برس کی تھی کہ میرا شوہر وفات پا گیا۔ میرے پانچ اولادیں ہیں۔ میرے لیے تو دنیا اندھیر ہوگئی۔ رو رو کر نگاہ بھی کمزور پڑی۔ مجھے مایوسی اور پریشانی نے گھیر لیا۔ میرے بیٹے چھوٹے تھے۔ آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں تھا۔ میں نے سوچا میرا کیا ہوگا۔ تھوڑا سا روپیہ میرے شوہر نے چھوڑا تھا جو میں نے ایک کاروبار میں ڈال دیا۔ یوں بمشکل گزر بسر ہونے لگی۔ ایک روز میں اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ میں نے ریڈیو کھولا۔ قرآن کریم کے چینل پر ایک صاحب استغفار کے فضائل بیان کر رہے تھے۔ میں نے ان کی تمام باتیں بڑے غور سے سنیں اور استغفار کو ورد زبان کر لیا۔ بچوں سے بھی کہا کہ بکثرت استغفار کرو۔ واللہ! ابھی چھ مہینے نہیں گزرے تھے کہ ہماری پرانی املاک پر ایک تعمیراتی منصوبہ کسی کمپنی نے شروع کیا۔ ہمارا ان کا معاہدہ ہوگیا جس کے عوض مجھے لاکھوں روپے ہاتھ آئے۔ میرے بڑے بیٹے نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ بعد ازاں وہ اس علاقے کے تمام دینی مدارس کا نگران مقرر ہوا۔ یوں وہ بلند معاشرتی مقام پر فائز ہوا۔ ہمارے گھر میں خوشحالی در آئی اور ہم الحمدللہ بے حد آسودہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے میری تمام اولاد کو سیدھے راستے پر ڈالا۔ وہ سب اپنا اپنا معاشرتی کردار بہت اچھے طریقے سے نبھا رہے ہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ کے بے پایاں





فضل و کرم سے میری تمام پریشانیاں دور ہوئیں اور مجھے سچی خوشی میسر آئی۔

گھریلو اتفاق

ایک آدمی نے بتایا کہ جب بھی ہم میاں بیوی میں ان بن ہو جاتی ہے تو میں غصے ہو کر گھر سے باہر نکل جاتا ہوں۔ لیکن جونہی گھر کے دروازے سے باہر قدم رکھتا ہوں، شدت سے دل چاہتا ہے کہ لوٹ جاؤں اور اہلیہ کو منا لوں۔ میں نے اہلیہ کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی کہ کیا آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہوتا ہے۔ میں نے کہا: بتاؤ تو معلوم ہو۔ وہ بولی: ''جونہی آپ لڑ جھگڑ کر گھر سے نکل جاتے ہیں، میں استغفار پڑھنا شروع کر دیتی ہوں۔ پھر آپ آ کر مجھے منا لیتے ہیں۔''

قید سے رہائی

ایک آدمی نے بتایا کہ میرے خلاف ایک سال سے زائد عرصے کے لیے قید کے آرڈر جاری ہوئے۔ مجھے نبی کریم ﷺ کی حدیث یاد آئی (جس نے استغفار لازم کر لیا...) چنانچہ ذکر الٰہی اور استغفار کو میں نے ورد زبان کر لیا۔ دو مہینے گزرے تھے کہ سرکاری لوگوں نے مجھے بلایا اور کہا کہ تمھارے خلاف دیے گئے آرڈر کی مدت ختم ہوئی اور تمھیں بری کر دیا گیا ہے۔ میں وہاں سے نکلا تو میرے ایک دیرینہ محسن نے مجھے بلایا اور کہا کہ مجھے پتہ چلا تھا، تم جیل میں تھے۔ تمھاری معاشی حالت اچھی نہیں۔ اس نے مجھے لاکھوں روپے دیے اور کہا کہ اس روپیہ کو اپنی ضروریات کے لیے کام میں لاؤ۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے مجھے پھر بلایا اور اتنی ہی رقم میرے حوالے کی۔ یوں



اللہ تعالیٰ نے کثرت استغفار کی بدولت میری مشکلات آسان کیں اور اس آدمی کے دل میں میرے لیے رحم ڈال دیا۔

ام یوسف ماں بن گئی

یہ واقعہ کویت کے قرآن کریم ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ یہ واقعہ ام یوسف کا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ میری شادی کو دس پندرہ برس ہو گئے تھے، میرے کوئی اولاد نہ تھی۔ اس دوران میں نے اندرون و بیرون ملک تمام مشہور ڈاکٹروں سے رجوع کیا تھا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز میں نے ایک دینی درس میں شرکت کی۔ درس کا موضوع تھا استغفار کے فضائل۔ بس پھر کیا تھا، میں نے استغفار کو ورد زبان کر لیا۔ ابھی چھ مہینے نہیں گزرے تھے کہ میں امید سے ہوگئی۔ میرے ایک بیٹا ہوا جس کا نام میں نے یوسف رکھا۔ وہ اب ماشاء اللہ چھ برس کا ہے۔



اللہ تعالیٰ کا خوبصورت وعدہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ»

''شیطان نے کہا: یا رب! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے بدنوں میں رہیں گی۔''

«فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي! لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي»

''رب عزوجل نے فرمایا: میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں انھیں معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی طلب کرتے رہیں گے۔''[1]

بلا شبہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جس نے اپنے گناہ گار بندوں سے یہ امید افزا وعدہ فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جس نے اپنے کوتاہ کار بندوں پر یہ فضل وکرم فرمایا۔

[1] المستدرك للحاكم: 4/261، ومسند أحمد: 3/29.

تعوذ، ضرورت و اہمیت

تعوذ، عوذ (ع و ذ) سے ماخوذ ہے۔ اس سے ماخوذ ایک لفظ استعاذہ بھی ہے جو عربی میں مستعمل ہے۔ اردو میں اسے تعوذ ہی کہتے ہیں۔ لغوی اعتبار سے عوذ کے معنی ہیں کسی سے بچتے ہوئے کسی کی پناہ میں آنا۔ اور تعوذ کے معنی ہیں کسی کی پناہ حاصل کرنی۔ شریعت میں یہ لفظ بُری باتوں، برے حالات اور بُرے لوگوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

عرب معاشرے کا دستور تھا کہ جب کوئی کسی کی پناہ میں آتا تھا تو وہ گویا اپنے جان و مال اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ اس پر ڈال دیتا تھا۔ پناہ دینے والا بھی بخوشی یہ ذمے داری اٹھاتا اور اس کے تمام تر تقاضے پورے کرتا تھا۔

یوں عوذ کا مادہ اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے عام طرح سے حفاظت دینے اور بچاؤ کرنے سے زیادہ اہم اور زیادہ معنی خیز ہے۔ جب آدمی بری باتوں، برے حالات اور بُرے لوگوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے تو وہ اپنا جان و مال اور اپنی عزت و آبرو، اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ بری باتوں، برے حالات اور بُرے لوگوں کے شر سے پوری طرح محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے اپنی پناہ میں لے کر مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔ درحقیقت آدمی اپنے

بل پر ان چیزوں کے شر سے نہیں بچ سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آ جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی امان نہ دے۔ یوں ان چیزوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ لینی ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ شیطانوں سے بچنے کے لیے میری پناہ لو۔ فرمایا:

﴿وَقُلْ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝﴾

''اور آپ کہیں: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! میں (اس سے بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''[1]

اسلام نے ہمیں نہ صرف دوسروں کے اعمال و افعال کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی تعلیم دی ہے بلکہ اس نے ہمیں اپنے نفس کے شر اور اپنے ہاتھوں انجام پانے والے اعمال و افعال کے شر سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کا درس دیا ہے۔ چنانچہ خطبۂ مسنونہ میں یہ الفاظ آتے ہیں:

«وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا»

''اور ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔''[2]

---

① المؤمنون 23: 97، 98. ② جامع الترمذي، حديث: 1105، و سنن ابن ماجه، حديث: 1893

سید الاستغفار میں یہ الفاظ آتے ہیں:

«أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ......»

”میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا ———“ ①

یہ دعائے نبوی بھی حدیث میں آئی ہے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ»

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کام کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔“ ②

① صحيح البخاري، حديث: 6306. ② صحيح مسلم، حديث: 2716.





تعوذ، قرآن مجید کی روشنی میں

استغفار کی طرح تعوذ کے حوالے سے بھی ہم پہلے قرآنی تعوذ کا ذکر کریں گے، پھر نبوی تعوذ کا ذکر کریں گے۔

قرآنی تعوذ

- بے جا سوال پر حضرت نوح علیہ السلام کا تعوذ:

1 ﴿ رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ۝ ﴾

''اے میرے رب! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں، اور اگر تو نے میری بخشش نہ کی اور مجھ پر رحم (نہ) کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔''[1]

- دعوت گناہ ملنے پر حضرت یوسف علیہ السلام کا تعوذ:

2 ﴿ مَعَاذَ ٱللَّهِ ﴾

''(اس کام سے) اللہ کی پناہ!۔''[2]

---

[1] ھود 47:11۔ [2] یوسف 23:12۔

جاہلوں کی رفاقت سے بچاؤ کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعوذ:

3 ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ﴾

''میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔''[1]

ظالموں کے سنگین ظلم سے بچاؤ کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعوذ:

4 ﴿ وَ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ ﴾

''اور بلاشبہ میں نے اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لی ہے اس سے کہ تم مجھے سنگسار کردو۔''[2]

آل فرعون کے مومن کا فرعونی مکر و فریب اور ظلم و ستم سے بچاؤ کے لیے تعوذ:

5 ﴿ اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ ﴾

''بے شک میں اپنے اور تمھارے رب کی پناہ میں آچکا ہوں، ہر اس متکبر سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتا۔''[3]

حفاظت عصمت کے لیے حضرت مریم علیہا السلام کا تعوذ:

6 ﴿ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ ﴾

''میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو ڈرنے والا ہے۔''[4]

---

① البقرة 67:2. ② الدخان 20:44. ③ المؤمن 27:40. ④ مریم 18:19





▢ بچی اور اس کی اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا تعوذ:

7 ﴿ إِنِّيٓ أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ ﴾

''بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔'' ①

▢ شیطانی وسواس سے بچاؤ کے لیے نبی کریم ﷺ کو تعوذ کا حکم:

8 ﴿ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِينِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ۝ ﴾

''اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! (میں اس سے بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔'' ②

---

① آل عمرٰن 3:36۔ ② المومنون 23:97،98۔

سورۂ اخلاص اور معوذتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝﴾

حدیث نبوی کے مطابق قرآن مجید کی یہ تین سورتیں تعوذ کے سب سے مؤثر اور سب سے افضل کلمے ہیں۔ یہ آدمی کو ہر شے کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ [1]

---

① سنن أبي داود، حدیث: 5082، و سنن النسائي، الاستعاذة، حدیث: 5432، 5433، 5440






تعوذ، احادیث نبویہ کی روشنی میں

مختلف چیزوں سے تعوذ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے متعدد دعائیں منقول ہیں۔ ان سب کا یہاں احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ کئی ایک محدثین نے کتاب الاستعاذہ کے نام سے انھیں جمع کرنے کی مبارک کوشش کی ہے۔ ان میں سے چند اہم اور ضروری تعوذات ذکر کرتے ہیں۔

1 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

''میں اللہ کے کلمات کاملہ کی پناہ لیتا ہوں اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''[1]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ کرے، پھر یہ کلمات پڑھ لے تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے شدید تکلیف پہنچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھ لیتے تو تمھیں وہ نقصان نہ پہنچا سکتا۔''[2]

2 أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا

[1] صحيح مسلم، حديث: 2708. [2] صحيح مسلم، حديث: 2709.

فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَشَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَانُ

''میں اللہ کے ان کلمات کاملہ کی پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز نہیں کر سکتا، اس شے کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور پھیلایا اور وجود عطا کیا اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں چڑھتی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے زمین میں پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو ہر آنے والے کے شر سے، سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمان (نہایت رحم کرنے والے)۔''[1]

جنگلوں اور پہاڑوں میں رہنے والے کچھ شیاطین رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ ان میں سے ایک شیطان کے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہتا تھا۔ جب وہ شعلہ لے کر آپ کے قریب ہوا تو آپ پیچھے کو ہٹے۔ اسی اثنا میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا: ''آپ پڑھیں۔'' آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا پڑھوں؟'' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے یہی (مذکورہ بالا) دعا پڑھنے کا کہا۔ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی تو ان شیاطین کی آگ بجھ گئی

[1] السلسلة الصحيحة، حديث: 2738.



اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مکروہ چال ناکام بنادی۔ ①

3 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، پریشانی، مشکل، لاچاری، کاہلی، بزدلی، کنجوسی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غالب آنے سے۔'' ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی تشریف فرما ہوتے، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں اکثر آپ کو یہ (مذکورہ) دعا کرتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ ③

4 أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

''میں عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے۔'' ④

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: آج سارے دن کے لیے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔'' ⑤

5 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سخت تنگدستی اور بد حالی کے آنے اور

① مسند أحمد: 3/419. ② صحيح البخاري، الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والكسل، حديث: 6369. ③ صحيح البخاري، حديث: 6363. ④ سنن أبي داود، حديث: 466. ⑤ سنن أبي داود، حديث: 466.

بری قسمت اور دشمنوں کی خوشی سے۔“ [1]

6 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں کنجوسی سے، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی سے، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس امر سے کہ میں لوٹایا جاؤں عمر کے سب سے گھٹیا حصے کی طرف۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں فتنۂ دنیا اور عذاب قبر سے۔“ [2]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان (مذکورہ بالا) کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگا کرتے تھے۔

7 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ

”اے اللہ! میں پناہ میں آتا ہوں تیری اس امر سے کہ تیرے ساتھ شریک ٹھہراؤں اس حال میں کہ میں جانتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ان غلطیوں کی معافی چاہتا ہوں جنھیں میں نہیں جانتا۔“ [3]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر! شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہو کر آتا ہے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

---

① صحیح البخاري، حدیث: 6616، و صحیح مسلم، حدیث: 2707. ② صحیح البخاري، حدیث: 6374. ③ الأدب المفرد للبخاري، حدیث: 716.

عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے سوا بھی کوئی شرک ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھ لوگے تو کم اور زیادہ سب (شرک) ختم ہو جائے گا۔'' پھر آپ نے انھیں یہی مذکورہ بالا دعا سکھائی۔

8 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے دل سے جو انکسار نہ کرے اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نافع نہ ہو، میں ان چاروں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[1]

9 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

''اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ میں آتا ہوں عاجز ہو جانے، کاہلی، بزدلی، بڑھاپے اور بخیلی سے اور میں قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[2]

10 اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ

---

[1] جامع الترمذي، حديث: 3482. [2] صحيح البخاري، حديث: 6367، و صحيح مسلم، حديث: 2706

''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے اخلاق و اعمال اور (بری) خواہشات سے اور خطرناک بیماریوں سے۔''[1]

11 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔''[2]

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی دعا کے متعلق دریافت کیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ (مذکورہ) دعا کیا کرتے تھے۔

12 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا

''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں، بلندی سے گر کر، منہدم ہونے والی عمارت تلے دب کر، غرق آب ہو کر اور آگ میں جل کر مرنے سے۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس امر سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنا دے۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس امر سے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے دوران میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مروں۔ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اس امر سے

[1] جامع الترمذي، حديث: 3591. [2] صحيح مسلم، حديث: 2716.

کہ (کسی موذی جانور کے) ڈسنے سے مروں۔" ①

13 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

"اے اللہ! بلاشبہ میں بُخل، بزدلی، بُری عمر، سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" ②

14 اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَرَبَّ إِسْرَافِيْلَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

"اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل کے رب اور اسرافیل کے رب! میں (جہنم کی) آگ کی حرارت اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" ③

15 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

"یا الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں اور نفع سے عاری علم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" ④

16 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

---

① سنن أبي داود، حديث: 1554، وسنن النسائي، حديث: 5533 ② سنن النسائي، حديث: 5483۔ یہ دعا جس حدیث سے ماخوذ ہے، اس کا مضمون یہ ہے: نبی کریم ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: بخل سے، بزدلی سے، بُری عمر سے، سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔" ③ سنن النسائي، حديث: 5521۔ ④ سنن ابن ماجه، حديث: 3843۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں: "اللہ سے نفع بخش علم مانگو اور فائدہ نہ دینے والے علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔"

''یا الٰہی! بلاشبہ میں قرض کے بوجھ، دشمن کے تسلط اور دشمنوں کی ناروا خوشی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''①

17 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَّا تَنْفَعُ

''بارالٰہا! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسی نماز سے جو فائدہ نہ دے۔''②

18 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ، وَمِنْ زَوْجٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ، وَمِنْ وَلَدٍ یَكُوْنُ عَلَیَّ رَبًّا، وَمِنْ مَالٍ یَكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا، وَمِنْ خَلِیْلٍ مَاكِرٍ عَیْنُهُ تَرَانِیْ، وَقَلْبُهُ یَرْعَانِیْ، اِنْ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَاِذَا رَاٰی سَیِّئَةً اَذَاعَهَا

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بُرے ہمسایہ سے، ایسی بیوی سے جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا کر دے، ایسی اولاد سے جو میری آقا بن جائے، ایسے مال سے جو میرے لیے باعث عذاب بن جائے، ایسے فریبی دوست سے جس کی آنکھ مجھے دیکھ رہی ہو اور اس کا دل میری نگرانی کر رہا ہو، جب وہ (میری) کوئی اچھائی دیکھے تو اسے ختم کر دے اور جب کوئی برائی دیکھے تو اسے پھیلانے لگے۔''③

19 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

---

① سنن النسائي، حديث: 5477. ② سنن أبي داود، حديث: 1549. ③ سلسلة الأحاديث الصحيحة، حديث: 3137.



''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے عذاب سے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں فتنوں سے جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[1]

20 اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِ ، وَأَعِذْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ

''اے اللہ! مجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت پر زندہ رکھنا اور انھی کی ملت پر فوت کرنا اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچا کر رکھنا۔''[2]

21 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِيْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

---

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2867. [2] السنن الکبرٰی للبیہقی: 95/5. یہ دعا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔ ابن الملقن نے البدر المنیر: 309/6 میں الضیاء سے نقل کیا ہے کہ اس کی سند جید ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: ''اے اللہ! میں فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں کیونکہ تم میں سے ہر کوئی فتنے میں مبتلا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بلاشبہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد فتنہ ہیں۔'' لہٰذا تم میں سے جو پناہ مانگنا چاہے تو وہ گمراہ کرنے والے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں فتنۂ نار جہنم اور عذاب نار جہنم اور فتنۂ قبر اور عذاب قبر سے اور فتنۂ دولتمندی کے شر اور فتنۂ غربت کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فتنۂ مسیح دجال کے شر سے۔ اے اللہ! میرے قلب کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے۔ اور صاف کر دے میرے قلب کو جس طرح سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے میل کچیل سے۔ اور میرے اور میری خطاؤں کے بیچ دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے بیچ دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کاہلی، گناہ اور قرض سے۔'' [1]

22 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

''اے اللہ! میں عاجز ہو جانے، کاہلی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ یا الٰہی! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کا تزکیہ فرما تو اس کا سب سے بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے کیونکہ تو ہی اس کا مددگار اور مولا ہے۔ یا اللہ! بلاشبہ میں نفع سے عاری علم، خشوع سے خالی دل، دنیا کے

---

[1] صحيح البخاري، حديث:6377، و صحيح مسلم، حديث:589



لالچی نفس اور قبول نہ ہونے والی دعا سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"[1]

23 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

"اے اللہ! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے سے، تیری (عطا کردہ) عافیت کے پھر جانے سے، تیری اچانک گرفت سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے۔"[2]

24 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ

"یاالٰہی! بلاشبہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے کان کی برائی سے، اپنی آنکھ کی برائی سے، اپنی زبان کی برائی سے، اپنے دل کی برائی سے اور اپنی منی کی برائی سے۔"[3]

اس دعا میں تمام قسم کے گناہوں اور ان کے اسباب سے تحفظ کی دعا ہے۔ کان سے انسان بری باتیں (ساز و آواز وغیرہ) غیبت اور جھوٹ وغیرہ سنتا ہے۔ آنکھ سے غیر محرم اور حرام چیزوں کو دیکھنا اور پڑھنا مراد ہے۔ زبان سے کفر، شرک، بدعت، جھوٹ، بہتان، غیبت اور گالی گلوچ وغیرہ ہوتی ہے۔ دل کی برائی نفاق، حسد، بخل، طمع اور کبر وغیرہ ہیں۔ مادۂ منویہ کی برائی یہ ہے کہ انسان اپنے جنسی جذبات پر قابو نہ رکھ

[1] صحيح مسلم، حديث: 2722. [2] صحيح مسلم، حديث: 2739، وسنن أبي داود، حديث: 1545. [3] سنن أبي داود، حديث: 1551، وجامع الترمذي، حديث: 3492، وسنن النسائي، حديث: 5446.

سکے اور اس وجہ سے خباثت پر آمادہ ہو یا بے محل نطفہ بہائے یا اس سے ایسی اولاد پیدا ہو جو فتنہ و فساد کا باعث بنے۔

25 اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی۔ اور ہر اس چیز سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ حاصل کی اور تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔ ہمیں مقاصد تک پہنچانا تیرا ہی کام ہے اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ ہی کی توفیق و مدد سے۔''[1]

26 اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُونِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ

''بار الہا! میں پھلبہری، دیوانگی، کوڑھ اور موذی بیماریوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''[2]

27 اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا

---

[1] جامع الترمذي، حديث: 3521. [2] سنن أبي داود، حديث: 1554، وسنن النسائي، حديث: 5495.

سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَبِكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، جلدی ملنے والی اور دیر سے ملنے والی، وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی اور دیر سے آنے والے سے بھی، جس کا مجھے علم ہے، اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں، اس سے بھی۔ یاالٰہی! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی (محمد ﷺ) نے مانگی ہے اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور نبی (محمد ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ یاالٰہی! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس کے قریب کر دے اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس (جہنم) کے قریب کر دے۔ اور میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لیے جو بھی فیصلہ فرمائے، اسے بہتر بنا دے۔''[1]

---

[1] سنن ابن ماجه، حديث:3846، ومسند أحمد:6/147،146، والمستدرك للحاكم:1/521.

28 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

''یا الٰہی! بلاشبہ میں بھوک سے تیری پناہ میں آتا ہوں، وہ بستر کی بُری ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ میں آتا ہوں، وہ بری ہمراز ہے۔''①

29 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ

''بار الٰہا! بلاشبہ میں عاجز ہو جانے، سستی و کاہلی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، دل کی سختی، غفلت، تنگدستی، ذلت اور مسکینی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں فقر، کفر، گناہ، بدبختی، نفاق، سناوے (شہرت پسندی) اور ریا کاری سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں، نیز میں گونگے پن، بہرے پن، دیوانگی، کوڑھ، پھلبہری اور بدترین بیماریوں سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''②

30 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، (وَالْفَاقَةِ) وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ

''یا الٰہی! بلاشبہ میں فقر و فاقے، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں

① سنن ابن ماجه، حديث: 3354، وسنن أبي داود، حديث: 1547. ② صحيح الجامع، حديث: 1285، والمستدرك للحاكم: 530/1.

اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''[1]

31 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ

''بار الٰہا! بلاشبہ میں مستقل طور پر مقیم برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ عارضی پڑوسی تو جلد یا بدیر دور ہو جاتا ہے۔''[2]

32 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ، فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ

''اے اللہ! بلاشبہ میں اپنے گھر میں برے دن، بری رات، بری گھڑی، برے ساتھی اور برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''[3]

33 اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْتَجِيْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ

''یا الٰہی! بلاشبہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (تین بار)[4]

---

[1] سنن النسائي، حديث: 5464، وصحيح الجامع، حديث: 1287. [2] سنن النسائي، حديث: 5504، والأدب المفرد، حديث: 117. [3] مجمع الزوائد: 144/10، وصحيح الجامع، حديث: 1299. [4] جامع الترمذي، حديث: 2572، وسنن ابن ماجه، حديث: 4340، وسنن النسائي، حديث: 5523. نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''جس نے تین بار اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے۔ اور جس نے تین بار جہنم کی آگ سے پناہ مانگی تو جہنم کہتا ہے: اے اللہ! اسے جہنم کی آگ سے پناہ دے دے۔''



تعوذ کے مستحب اوقات

گزشتہ باب میں عمومی تعوذ کا ذکر تھا۔ اس باب میں ان تعوذات کا ذکر کیا جاتا ہے جو کسی سبب کے ساتھ خاص ہیں۔

1 قرآن مجید کی تلاوت کے آغاز کے وقت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝﴾

''تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگیں۔''[1]

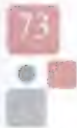
2 نماز میں دعائے استفتاح پڑھنے کے بعد

نبی کریم ﷺ نماز میں دعائے استفتاح پڑھنے کے بعد ان الفاظ میں تعوذ پڑھا کرتے تھے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی (جو) سننے والا جاننے والا ہے، شیطان مردود سے

[1] النحل 16:98.




اس کی دیوانگی سے، اس کے کبر سے اور اس کے شعروں سے۔"[1]

③ بیت الخلا میں جاتے وقت

نبی رحمت ﷺ بیت الخلا میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

"اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثیوں سے۔"[2]

④ برا یا ڈراؤنا خواب آنے پر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ برے خواب (اور شیطان کے شر) سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف ہلکا سا تھوک لے تو برے خواب سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"[3]

لہٰذا برا خواب آنے پر تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھیں اور بائیں کندھے پر ہلکا سا تھوکیں۔

⑤ نیند میں گھبراہٹ یا وحشت کے وقت

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند میں گھبراہٹ طاری ہونے پر انھیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے:

---

① سنن أبي داود، حديث: 776. ② صحيح البخاري، حديث: 142. ③ صحيح البخاري، حديث: 6986

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ

''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں، اس کی ناراضی اوراس کی سزا اوراس کے بندوں کے شر اورشیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں پر ابھارنے اور اکسانے) سے اوراس بات سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں۔)''[1]

6 نماز میں شیطانی وسواس آنے پر

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا کہ شیطان میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہوکر میری نماز کوخراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''یہ خنزب نامی شیطان ہے۔ جب تم اسے محسوس کروتو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو۔ اور بائیں جانب تین بار ہلکا سا تھوک دو۔''[2]

7 عقائد میں شیطانی وسواس آنے پر

شیطان انسان کے دل میں ایسے وسوسے ڈالتا ہے کہ تمام مخلوق تو اللہ نے پیدا کی ہے، تو پھر اللہ کوبھی تو کسی نے پیدا کیا ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دل میں ایسے وسوسے پیدا ہوں تو یہ دعا پڑھو:

---

[1] سنن أبي داود، حديث:3893. [2] صحيح مسلم، حديث:2203.



﴿اَللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

''اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

پھر تین مرتبہ بائیں جانب ہلکا سا تھوکو اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو۔[1]

8 گدھے کے رینکنے کے وقت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کا رینکنا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔''[2]

9 رات کو کتوں کے بھونکنے کے وقت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینکنے کی آواز سنو تو ان سے اللہ کی پناہ میں آنے کی دعا کرو کیونکہ یہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنھیں تم نہیں دیکھ پاتے۔''

10 آندھی چلنے کے وقت

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا کو برا مت

---

[1] سنن أبي داود، حديث: 4722. [2] سنن أبي داود، حديث: 5102.

کہو۔ وہ اللہ کی رحمت ہے جو رحمت کا باعث ہوتی ہے۔ اور کبھی عذاب کا باعث بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ لہذا آندھی کے موقع پر یہ دعائیں پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' ①

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔'' ②

⑪ بچوں کو اللہ کی پناہ میں دینے کی دعا

رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے:

① سنن أبي داود، حديث: 5097 و 5099. ② صحيح مسلم، حديث: 899.



أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے۔''[1]

بیوی کے پاس آنے سے پہلے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان (مردود) سے بچا اور (اس اولاد کو بھی) شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔''[2]

13 دشمن اور صاحب سلطنت سے ملتے وقت

نبی کریم ﷺ کو جب کسی قوم سے اندیشہ خوف ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

''اے اللہ! ہم تجھے ہی ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''[3]

---

[1] صحيح البخاري، حديث: 3371. [2] صحيح البخاري، حديث: 6388. [3] سنن أبي داود، حديث: 1537.

⑭ غصہ آجانے کے وقت

نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں نے جھگڑا کیا۔ ان میں سے ایک آدمی کا غصے کی وجہ سے چہرہ سرخ ہوگیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے، اگر یہ آدمی اسے پڑھے تو اس کا غصہ دفع ہو جائے، وہ کلمہ یہ ہے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔''[1]

⑮ سواری اور لونڈی خریدتے وقت اور شادی کے بعد بیوی سے ملاقات کے موقع پر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شادی کرے یا خادمہ (لونڈی) خریدے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَاجَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

''اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔''[2]

---

① صحيح البخاري، حديث: 6115. ② سنن أبي داود، حديث: 2160.






(16) نیا لباس پہننے کے وقت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا لباس پہنتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

''اے اللہ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے، تجھی نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھی سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس کام کی بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔'' [1]

(17) گھر سے نکلتے وقت

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے باہر نکلتے، آسمان کی طرف منہ کرتے اور یہ دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ، اَوْ اُزَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ، اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ، اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے، میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔'' [2]

---

(1) سنن أبي داود، حديث: 4020. (2) سنن أبي داود، حديث: 5094.

(18) نماز میں آخری تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تشہد پڑے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

''اے اللہ! بے شک میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' [1]

بعض روایات میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔ اس لیے ہم نے زیادہ فائدے کے پیش نظر پانچ چیزوں سے پناہ مانگنے والی دعا کا ذکر کیا ہے۔

[1] صحيح البخاري، حديث:832.

استغفار و تعوذ

فضائل فوائد و ثمرات

ابن آدم فطری طور پر خطا کار اور خاکسار ہے۔ گناہوں کی کثرت سے اس کا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے جسے پاک صاف رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی اور مغفرت طلب کرتے رہنا انبیاء کا شیوہ اور انسانیت کی معراج ہے۔ استغفار اسی خوبصورت عمل کا نام ہے۔ استغفار سے انسانی زندگی میں انقلاب برپا ہوتا ہے۔ فیوض و برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اس سے روح کو پاکیزگی اور طہارت حاصل ہوتی ہے۔ رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور مصائب و آلام سے نجات ملتی ہے۔ تعوذ، انسان کا حقیقی اور ابدی دشمن شیطان سے اپنے خالق و مالک کی پناہ میں آنے کا عمل ہے۔ تعوذ سے انسان شیطانی جال سے محفوظ ہو جاتا ہے اور شیطانی جال سے حفاظت، تمام تر راحتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔

استغفار اور تعوذ کے کیا فوائد و ثمرات ہیں؟ استغفار و تعوذ کیسے اور کن الفاظ میں کیا جائے؟ ان حقائق پر کتاب و سنت میں خوب روشنی ڈالی گئی ہے جن سے آگہی کے لیے اس منفرد کتاب کو روزمرہ کا معمول بنانے میں ہی ہم سب کی عافیت ہے۔



دارُالسّلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی

اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک